یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

Regiatered. L. N. 352.

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ۔ ۔ ۔ ۵
والیان ریاست سے " ۔ ۔ ۔ ۔
روسا و جاگیرداران سے " ۔ ۔ ۔ ۔
عام خریداروں سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۴
" " ششماہی ۔ ۔ ۔
ممالک غیر سے سالانہ ۔ ۔ ۵ شلنگ
" " ششماہی ۔ ۔ ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات کا
فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

اخبار اہلحدیث

امرتسر پنجاب

مصطفیٰ کی گفتار + مت دیکھ کسی کا قول و کردار +

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے ...

امرتسر مورخہ ۱۶ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۰ مارچ ۱۹۰۸ء یوم جمعہ مبارک

فرقہ مرجیہ

ہمارے مہربان اہل فقہ کے اڈیٹر نے ہمکو مخاطب کر کے بار بار یہ مضمون لکھا کہ تمہاری جماعت کے علماء نے تم کو اہلحدیث سے خارج کر دیا ہوا ہے پہلے تو ہم اسکو ایک عامیانہ تقریر سمجھکر خاموش رہے مگر جب اس نے اپنی بساط سے باہر ہونا چاہا تو ہم نے محض اس کے سمجھانے اور قدر عافیت معلوم کرانے کو اتنا لکھا تھا کہ ہماری جماعت کے جن لوگوں کا میری نسبت یہ خیال ہے وہ لوگ تو اس پایہ کے نہیں جس پایہ کے حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز ہیں حضرت ممدوح نے حنفیوں کو فرقہ مرجیہ میں شمار کیا ہے جو ایک غیر ناجی بدعتی فرقہ ہے۔ میری غرض اس سے یہ نہ تھی کہ میں بھی حنفیوں کو مرجیہ یا منزلہ جانتا ہوں۔ میری ذاتی رائے تو اس قسم کی تفریقات کے بالکل مخالف ہے میں تو اس اصل پر ہوں کہ جو مسئلہ کسی قوم یا شخص کا غلط ہو بس اس کو غلط کہدینا کافی ہے انکا نام رکھنا یا انکو ایک فرقہ بنانا یا مشہور کرنا میرے اصول کے بالکل برخلاف ہے جبکہ وہ خود اپنے آپ کو اس فرقے میں شمار نہ کراتے ہوں لیکن اپنے مخاطب کی تفہیم کے لئے مجھے یہ واقعہ بتلانا پڑا تھا کہ اس کو بھی اس قسم کے فتووں کی قدر معلوم ہو۔

خیر یہ تو ہوا جو ہوا اہل فقہ کے اڈیٹر کو تو یہ نسخہ مفید پڑا کہ اس نے پھر اس قسم کی تحریر نہیں لکھی لیکن اس کے ایک بھائی کو دور بیٹھے ہوئے غصہ آیا تو اس نے سراج الاخبار میں ایک مضمون لکھوایا جس میں اس نے مجھ پر بہت بری طرح زہر اگلا۔ کاش کہ وہ مجھ ہی پر زہر اگلتا تو پرواہ نہ تھی کمال یہ کیا کہ میرے ساتھ ہی حضرت امام الدنیا امام بخاری کو بھی کوسنا شروع کر دیا لطف یہ کہ کہلانے کو حنفی اور اہل سنت۔ مجھ پر تو یہ خفگی ظاہر کی کہ میں نے حضرت پیر صاحب کی عبارت میں تحریف کی ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"غنیہ کی اصل عبارت یوں ہے منہا الحنفیۃ فہم بعض اصحاب ابو حنیفۃ النعمان ابن ثابت زعموا ان الایمان ہو المعرفۃ والاقرار باللہ ورسولہ وبما جاء من عندہ جملۃ علی ما ذکرہ البرہوتی فی کتاب الشجرۃ۔ اس عبارت کا مطلب تو صاف ہے کہ حنفیوں میں سے کسی بعض شخص کا یہ زعم ہے کہ ایمان صرف معرفت اور اقرار کا نام ہے اور یہ صرف برہوتی نے اپنی کتاب شجرہ میں لکھا ہے لیکن اڈیٹر اہلحدیث کی خیانت قابل افسوس ہے کہ اس نے بعض کا

گم شدہ پرچہ پہلا اور دوسرا ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت مگر تیسرا ہفتہ قیمت ارادہ نال بعد ازاں فی پرچہ ۔ ٹکٹ آنی خطوط میں اخبار گم شدہ کا نمبر اور خریدار کا نمبر ضرور رکھنا ۔ ورنہ تعمیل مشکل ہے +

لفظ اصل عبارت سے بالکل اڑا دیا اور مرجیہ کا لفظ اپنی طرف سے ایزاد کر لیا۔"
(سراج الاخبار جہلم ۱۰ فروری ...)

جواب۔ خفگی تو آپ نے بہت کی مگر افسوس کہ اصل تحقیق سے دور دور ہی رہے۔ آ بیٹھئے ہم آپکو بتلائیں کہ اصل تحقیق کیا ہے اور کہاں حضرت پیر صاحب نے حنفیوں کو مرجیہ کہا ہے۔ غور سے سنئے حضرت ممدوح فرماتے ہیں:۔

اما المرجئة ففرقها اثنا عشر فرقة الجهمية × × والحنفية الی آخر (غنیہ لاہوری ۲۲۵ مصری ...) یعنی مرجیہ فرقہ بارہ گروہوں میں منقسم ہے حنفی بھی انہی بارہ میں ہیں۔

پھر آگے چلکر مرجیہ کے بارہ فرقوں کی تفصیل بتلائی ہے انہی میں لکھا ہے کہ:۔

اما الحنفية فهم بعض اصحاب ابی حنيفة النعمان بن ثابت زعموا ان الايمان هو المعرفة والاقرار بالله ورسوله وبما جاء من عنده جملة على ما ذكره البرهوتي في كتاب الشجرة (غنیہ لاہوری ... مصری ...)"

یعنی حنفی جو مرجیہ ہیں وہ امام ابو حنیفہ کے بعض اصحاب ہیں جو کہتے ہیں کہ ایمان صرف اللہ کی معرفت اور خدا و رسول اور جو کچھ اللہ کے پاس سے آیا ہے اس سب کا اقرار کرنا ہے۔

اب اس عبارت میں غور طلب بات یہ ہے کہ حضرت پیر صاحب نے حنفیوں کو مرجیہ میں شمار کیا ہے تو کیوں کیا ہے؟ اس لئے کہ انہوں نے ایمان کی تعریف بیان کی ہے جو ذکر ہوئی اور پیر صاحب خود اس تعریف کو صحیح نہیں جانتے چنانچہ آپ اپنا اعتقاد وہی لکھتے ہیں جو محدثین خصوصاً امام المحدثین امام بخاری کا مذہب ہے۔ غور سے سنئے:

نعتقد ان الايمان قول باللسان ومعرفة بالجنان وعمل بالاركان يزيد بالطاعات وينقص بالعصيان ويقوى بالعلم ويضعف بالجهل۔
(لاہوری ۱۲۵ مصری ...)

یعنی ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ ایمان زبان کا قول اور دل سے خدا کو جاننا اور اعضا سے عمل کرنیکا نام ہے وہ عبادات سے بڑھتا ہے اور نافرمانی سے گھٹتا ہے علم سے قوت پاتا ہے اور جہالت سے ضعیف ہوتا ہے۔"

اس کلام ہدایت نظام سے معلوم ہوا کہ حضرت پیر صاحب کا فتویٰ ان بعض پر صرف ان کے اس اعتقاد کی وجہ سے ہے ان کی ذات کی وجہ سے نہیں۔ اب ہم آپکو بتلادیں کہ یہ اعتقاد صرف ان بعض ہی کا ہے یا سب حنفیوں کا۔ ہمارا مخاطب ذرہ شرح عقاید کو سامنے رکھکر دیکھیں کہ حنفی عقاید کیا ہیں مصنف لکھتا ہے:

الايمان هو التصديق بما جاء من عند الله والاقرار به فاما الاعمال فهي تتزايد في نفسها والايمان لا يزيد ولا ينقص (شرح عقاید ... مطبع انوار محمدی)

یعنی ایمان صرف ان احکام کو مان لینے کا نام ہے جو خدا کی طرف سے آئے ہیں اعمال کم و بیش ہوتے ہیں اور ایمان کم و بیش نہیں ہوتا۔"

ناظرین! دیانہ نگار صاحب انصاف سے کام لیں کہ اسی عقیدہ پر حضرت پیر صاحب نے فتویٰ دیا ہے یا ان کو ان بعض سے کوئی خاص خصومت ہے۔ دیانہ نگار مذکور کا یہ کہنا کہ بعض اشخاص کے مرجیہ ہونے سے ساری قوم کو ڈیڑھ اہلحدیث کیونکر ملزم بنا سکتے ہیں؟" بالکل بیجا ہے بعض کی وجہ سے کل کو اس لئے ملزم بنایا جاتا ہے کہ کل بھی وہی اعتقاد رکھتے ہیں جو بعض کا ہے۔ پھر کیوں وہی الزام کے ملزم نہوں۔

آئیے! اب ہم آپ کو اس سے بھی زیادہ اس کمرے میں لے چلیں جہاں پہنچکر آپ کو اس شبہ کی ظلمت بھی دور ہو جائیگی جو آپنے بھی معمولی الفاظ میں پیش کیا ہے کہ غنیہ حضرت پیر صاحب کی تصنیف نہیں۔ ذرہ شرح فقہ اکبر ملا علی قاری کی نکالکر دیکھئے جہاں لکھتے ہیں:۔

اما تعرفي الغنية للشيخ عبد القادر الجيلاني قدس سره في الفرق الغير الناجية حيث قال منهم القدرية ... ومنهم الحنفية وهم اصحاب ابی حنيفة نعمان بن ثابت زعم ان الايمان هو المعرفة والاقرار بالله ورسوله وبما جاء من عنده جملة على ما ذكره البرهوتي في كتاب الشجرة (ص...)

یعنی شیخ عبدالقادر جیلانی نے غنیہ میں غیر ناجیہ فرقوں میں قدریہ کو گن کر کہا ہے کہ انہی (غیر ناجیوں یعنی بدعتیوں) میں حنفی بھی ہیں جو امام ابو حنیفہ کے پیرو ہیں کیونکہ امام ابو حنیفہ نے زعم کیا ہے کہ ایمان صرف معرفت اور اقرار کا نام ہے کہ خدا۔ رسول اور تمام احکام کو جو اللہ کے پاس سے آئے ہیں تسلیم کریں جیسا کہ برہوتی نے ذکر کیا ہے۔"

ملا علی قاری نے جو حضرت پیر کے اس اعتراض کا جواب دیا ہے ہمیں اس سے مطلب نہیں نہ وہ ہمارے کسی طرح مخالف ہے ہم نے تو صرف یہ دکھانا ہے کہ حضرت پیر نے حنفیوں پر بوجہ اس اعتقاد کے کہ حنفی اعمال کو ایمان میں داخل نہیں جانتے مرجیہ کا فتویٰ لگایا ہے۔ ملا علی قاری کا اس منقولہ عبارت سے اس

مسائل فی احکام الصلوٰۃ ... [illegible] ... قیمت ... منیجر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں

ahmadimuslim.de

اس بات کا کافی ثبوت ملتا ہے۔ علاوہ اس کے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ غنیہ واقعی حضرت پیر صاحب کی کتاب ہے جو لوگ اس میں شک کرتے ہیں انکا شک بلا دلیل اور بلا وجہ ہے۔

نامہ نگار صاحب! آپ نے یہ بھی سمجھ لیا نہیں کہ ہم نے جو دعویٰ کیا تھا اسکا ثبوت کیا ہے اگر کچھ کسر ہو تو یار زندہ صحبت باقی۔

مگر یہ یاد رہے کہ ہماری غرض اس ساری تقریر و تحریر سے صرف اپنے مخاطب کو قدر عافیت بتلانا ہے تاکہ آئندہ کو وہ یہ نہ کہا کرے کہ فلاں شخص ہمکو مرزائی کہتا ہے اور فلاں ہمکو نیچری لکھتا ہے۔

امید ہے ایسے عامیانہ اعتراض کرنے سے وہ آئندہ کو پرہیز کریگا۔ افسوس اُسے معلوم نہیں کہ ؎

ما تکدر الدنیا متی انت مقصرٌ ۔ عن الحرص حتی لا یکون له ضدُ

نامہ نگار مذکور نے اپنے بھائی اہل فقہ کی سنت کے موافق امام بخاری پر بھی بڑے زور سے بزدلانہ حملہ کیا ہے افسوس ہے یہ لوگ کہلاتے تو اہل سنت و الجماعت ہیں مگر محدثین بخصوصاً امام المحدثین سے انکو ایسا کچھ بغض ہے کہ رافضیوں کو بھی مات کر دیتے ہیں۔ با انصاف ناظرین ذرہ غور سے نامہ نگار کے کلام کو سنیں اور جانچیں کہ کس عامیانہ طریق سے امام المحدثین پر طعن کرتا اور بہتان لگاتا ہے۔ لکھتا ہے کہ

وہاں اس موقع پر یہ بھی بتا دینا بیجا نہ ہو گا کہ اڈیٹر اہلحدیث نے عبارت غنیہ سے لفظ بعض کا ہضم کر جانے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سنت ادا کی ہے کہ جب وہ ۲۵۰ھ میں نیشاپور میں رونق افروز ہوئے اور وہاں ایک روز بہت بڑے مجمع علماء و فضلا میں ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ قرآن کے الفاظ مخلوق یا غیر مخلوق ہونے کی نسبت آپ کیا فرماتے ہیں تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ افعالنا مخلوقة و الفاظنا من افعالنا۔ اس سے اہل مجلس یہ سمجھ کہ آپ الفاظ قرآنی کے مخلوق ہونے کے قائل ہیں۔ آپ سے ایسے بد اعتقاد ہو گئے کہ بجز مسلم بن حجاج اور احمد بن سلمہ کے تمام محدثین نے آپ سے قطع تعلق کر لیا جس سے آپ نیشاپور سے نکلکر اپنے وطن کو لوٹ آنے پر مجبور ہوئے جسکا مفصل ذکر مقدمہ فتح الباری کے صفحہ ۵۰۰ لغایت ۵۰۸ میں مفصل درج ہے۔ سو کیا آپ اس خیال سے کہ شاید آپ سے ایسا سلوک امام محمد بن یحییٰ ذہلی نیشاپوری کے مشورہ سے ہوا ہے۔ آپ امام ذہلی سے (جو آپ کے شیخ و استاذ تھے) ایسا خفا ہوئے کہ جو احادیث و روایات اُن سے سنکر اپنی صحیح میں قریب ۳۰ کے درج کی ہوئی تھیں انکو تو ترک کرنا اور نکالنا مناسب نہ سمجھا لیکن اپنے غصہ کا اظہار اس طرح پر فرما دیا۔ کہ اُن احادیث کے سلسلہ سند میں امام ذہلی کے نام کو تشہیر ہونے دینے کے خیال سے کہیں تو صرف اُنکے نام محمد پر اکتفا کیا اور کہیں اُنکے دادا عبد اللہ اور کہیں پڑدادا خالد کا نام لکھدیا اور اُن کے والد یحییٰ کا نام (جنکی نسبت سے اُن کے نام کی شہرت تھی) ایک جگہ بھی نہ لکھا۔ چنانچہ عینی شرح صحیح بخاری جلد ۴ صفحہ ۳۱۴ میں لکھا ہے۔

محمد بن یحییٰ بن عبد اللہ بن خالد بن فارس بن ذؤیب ابو عبد اللہ الذہلی النیسابوری روی عنہ البخاری فی الصوم والطب والجنائز والعتق وغیر موضع فی قریب من ثلاثین موضعا ولم یقل حدثنا محمد بن یحیی الذہلی مصرحا و یقول حدثنا محمد ولا یزید علیہ و یقول محمد بن عبد اللہ ینسبہ الی جدہ و یقول محمد بن خالد ینسبہ الی جد ابیہ والسبب فی ذلک ان البخاری لما دخل نیسابور شغب علیہ محمد بن یحیی الذہلی فی خلق اللفظ وکان قد سمع منہ فلم یترک الروایة عنہ ولم یصرح باسمہ۔ پس اگر امام بخاری نے امام ذہلی کے باپ کا نام عمداً اسوجہ سے ترک کر دیا کہ انکی شہرت نہ ہو تو اڈیٹر اہلحدیث کا انکی تقلید و اتباع میں عبارت غنیہ سے لفظ بعض اسوجہ سے اڑا دینا کہ تمام حنفیوں کے ذمہ الزام عائد ہو کونسا محل تعجب ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ (اخبار مذکور صفحہ ۱۰)

جواب ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست
سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

ای جناب معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے روایت سے کچھ واقفیت حاصل کی ہو مگر درائیت سے آپ بالکل بے بہرہ ہیں اگر درایت سے بھی آپکو حصہ ہوتا تو آپ ایسی ٹھوکر نہ کھاتے اور ہمکو یہ کہنا پڑتا کہ ؎ گلست سعدی و در چشم دشمناں خارست

سنئے! مورخ جو بات بیان کرے اُسکی دو حیثیتیں ہوتی ہیں ایک تو کسی واقع کا اظہار ہوتا ہے دوسرا اُسکی فہم و فراست کا نتیجہ ہوتا ہے اظہار واقع تو تسلیم مگر فہم و فراست کا نتیجہ غیر مسلم پس علامہ عینی نے جو امام بخاری کی نسبت یہ کہا ہے کہ امام ممدوح نے اُنکو محمد کو ابن یحییٰ اور ذہلی نہ لکھا تھا کہ اُن سے رنجش تھی یہ محض عینی کے فہم و درایت کا اپنا نتیجہ ہے کسی امر واقعی کا اظہار نہیں ہے۔ عینی کو امام بخاری کے دل کا حال کیونکر معلوم ہو گیا؟ کیا امام ممدوح نے عینی کے کان میں یہ راز کہدیا تھا؟ یا اس راز کے لئے کوئی قرینہ بتلایا تھا؟ پھر اہل علم کیونکر باور کر سکتے ہیں کہ علامہ عینی

نے جو کچھ کہا ہے واقع میں ایسا ہی ہوا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہت سی باتیں بیان کرتے ہیں مگر علماء خصوصاً حنفی علماء ان باتوں کو درایت راوی میں شامل کر کے دلیل نہیں سمجھتے۔ اسی لئے علماء اصول کے ہاں روایت اور درایت کے احکام الگ الگ ہیں۔ مگر جو لوگ علم اصول کو ایک ردّی کا دفتر ناقابل استعمال جانیں انکا کیا علاج۔

علاوہ اس کے علامہ عینی (غفرلہ) اور آپکے کلام میں آپ کے دعوے کی تردید بھی ہے آپ کہتے ہیں کہ:-

"امام بخاری کو امام ذہلی سے ایسے خفا ہوئے کہ جو احادیث و روایات اُن سے سنکر اپنی صحیح میں قریب ۳۰ کے درج کی ہوئی تھیں الخ"

آخر کلام میں آپنے (علامہ عینی نے) تقلید میں پھنسکر کھلے لفظوں میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ امام بخاری کی ذہلی سے شکر رنجی بعد تصنیف صحیح بخاری کے ہوئی۔ یعنی صحیح بخاری پہلے تصنیف ہو چکی تھی اور رنجش بعد میں ہوئی تھی تو بتلاؤ کہ اس رنجش کا اثر تصنیف کے وقت کیونکر ظاہر ہو سکتا تھا کہ امام بخاری نے ذہلی کے نام کو صرف محمد کہنے پر قناعت کی۔ کیا آپ کے اعتقاد میں امام بخاری غیب دان بھی تھے کہ وہ جانتے تھے کہ صحیح بخاری تصنیف کرنے کے بعد امام ذہلی کی مجھ سے کشیدگی ہوگی اور وہ مجھ سے حسد کرینگے اسلئے میں ابھی سے اُن کے نام غیر مشہور الفاظ میں لکھوں۔ واللہ اگر آپکو امام بخاری سے ایسی حسن ظنی ہے کہ انکو غیب دانی کا درجہ دینے پر بھی آپ طیار ہیں تو معاف کیجئے ہم آپکی رائے سے متفق نہیں ناممہ نگار صاحب! بے سمجھی سے اعتراض کرنیکا پھل پا یا نہ آپ نے۔

میں الزام انکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

حنفی دوستو! ذرہ انصاف سے کہنا کہ بقول نامہ نگار رغنیہ کی عبارت میں تو اڈیٹر اہلحدیث نے تحریف کی۔ بہت اچھا اسکا جواب یہ تھا کہ اڈیٹر مذکور کو پانی پی پی کر کوستے مگر امام بخاری نے کیا قصور کیا تھا کہ انکی چھیپی بھی ساتھ ہی لگا دی کیا اس برتے پر بھی کوئی مان سکتا ہے کہ ان لوگوں کے دلوں میں محدثین اور اماں دین کی کچھ عزت ہے؟ افسوس ؎

تمہیں تقصیر اُس بت کی کہا جو ہو میری خطا نکلی۔

مسلمانو! ذرا انصاف سے کہیو خدا لگتی

حدیث نبوی اور تقلید شخصی قیمت ۲ر اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث کانفرنس

کی طرف سے ایک واعظ مولوی حافظ محمد صاحب بغرض اشاعت توحید وسنت مقرر کئے گئے ہیں جس علاقہ میں اس قسم کی ضرورت ہو وہاں کے لوگ سکرٹری کانفرنس کو اطلاع دیں۔ صرف آمد و رفت کا کرایہ انکو دینا ہوگا۔ امید ہے کہ احباب اہلحدیث اس خدمت سے فائدہ حاصل کرینگے۔ ابوالوفا ثناء اللہ سکرٹری اہلحدیث کانفرنس

ایک مسلمان کی چند سوال

گزشتہ سے پیوستہ

سوال نمبر ۳۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ الآیۃ میں اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو خبر دیتا ہے کہ میں اور میرے ملائکہ نبی پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں تم بھی اے مومنو! اس نبی پر صلوٰۃ وسلام کیا کرو اس آیت کی تعمیل میں اسلامی فرقے اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد الخ آخری قعدہ نماز میں پڑھ لیتے ہیں۔ جسکے معنے یہ سمجھے ہیں کہ اے اللہ یہ تیرا ہی کام ہے کہ تو نبی اور آل نبی اور اصحاب نبی اور ابراہیم اور انکی آل پر صلوٰۃ بھیج۔ مولوی صاحب اللہ تعالیٰ نے تو حکم دیا تھا کہ اے ایمان والو تم نبی پر خود صلوٰۃ وسلام کہو۔ اسلامی فرقوں نے آپ تو نبی پر صلوٰۃ وسلام نہ کیا بلکہ الٹا خدا تعالیٰ پر اپنے سے چار حصہ زیادہ حکم لگا دیا کہ اے اللہ تو نبی و آل نبی اور اصحاب نبی اور ابراہیم اور انکی آل پر صلوٰۃ کہہ۔ حالانکہ آیۃ صدر میں آل اور اصحاب اور ابراہیم اور آل ابراہیم کا کوئی ذکر ہی نہیں تھا ان چاروں کو اپنی طبع سے ملایا گیا اور زیادتی کتاب اللہ پر کی گئی اور نیز اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ وسلام ہر دو کا حکم دیا تھا اسلامی فرقوں نے اللھم صل علی محمد الخ کہکر صلوٰۃ کا حکم بعینہ خدا تعالیٰ پر لگا دیا اور سلام کا حکم تخفیف کر دیا اور کہدیا کہ اے اللہ تو ان پانچوں پر صلوٰۃ کہیو۔ مولوی صاحب یہ مقام بہت غور طلب ہے آپ یہ فرمائیں کہ اسلامی فرقوں کو کیا حق تھا کہ خدا تعالیٰ سے عرض کریں کہ تو ہی درود کہہ حالانکہ اللہ تعالیٰ تو پہلے ہی فرما چکا ہے کہ ہم بھی اور ہمارے ملائکہ بھی نبی پر درود کہتے ہیں۔ اب بندوں کی درخواست کا نتیجہ کیا ہو سکتا ہے بجز سرکشی کے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے بحکم رب العالمین اپنی امت کو حکم دیا کہ جہاد کو چلو اُس قوم نے بوجہ سرکشی اُلٹا خدا تعالیٰ اور نبی پر

ahmadimuslim.de

حکم لگا دیا کہ اِذْھَبْ اَنْتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلَا اِنَّا ھٰھُنَا قَاعِدُوْنَ جس طرح یہ لوگ مجرم ہیں کیا اسی طرح صَلُّوْا کے بعد اللھم صل کہکر مجرم ہو سکتے ہیں یا نہیں اور نیز خدا تعالیٰ نے اور ملائکہ اور انبیاء نے بندوں کی صلوٰۃ کے الفاظ اور اوقات صلوٰۃ قرآن وحدیث میں کیا کیا ہیں وصل علیہم نبی کو حکم ہے۔ رسول اللہ مسلمانوں پر کس طرح صلوٰۃ کہتے تھے اُس کے الفاظ کیا ہیں؟

جواب - یہ سوال دراصل صیغہ امر کے نہ سمجھنے پر مبنی ہے۔ علماء اصول نے لکھا ہے کہ صلوٰۃ اور سلام جب مخلوق کی طرف منسوب ہو یعنی مخلوق کو اسکا فاعل بنایا جائے تو معنے اُس کے درخواست اور دعا کے ہوتے ہیں اور جب خالق کی طرف منسوب ہو تو معنے انعام رحمت کے ہوتے ہیں۔ قرآن مجید پر غور کیا جائے تو یہ اصول صحیح معلوم ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں یہ صیغہ کئی ایک جگہ پر آیا ہے۔ پیغمبر خدا کو مخاطب کرکے فرمایا ہے وَصَلِّ عَلَیْھِمْ۔ اپنی نسبت فرمایا ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ۔ پہلے مقام پر یقیناً معنے ہیں کہ اے نبی! تم اُن کے لئے خدا سے دعا کرو یعنی کہو کہ خداوندا! انپر رحمت کر انپر فضل کر وغیرہ۔ دوسرے مقام پر یہ معنے بالکل غلط ہیں کیونکہ ترجمہ یہ ہوگا کہ خدا کہتا ہے اے خدا مومنوں پر رحم فرما۔ حالانکہ خدا کا خدا کوئی نہیں جس سے وہ درخواست کرے بلکہ صحیح معنے یہ ہیں کہ خدا نظر رحمت کیا کرتا ہے۔ اس تمہید سے آیت پیش کردہ میں جو بصیغہ صَلُّوْا ہم مسلمانوں کو درود پڑھنے کا حکم ہوا ہے اُس کے معنے یہی ہیں کہ مسلمانو! تم یوں کہو کہ خداوندا نبی علیہ السلام پر رحمت کر۔ پس ہم جب اِس حکم کی تعمیل اِن لفظوں میں کرتے ہیں کہ اللھم صل علی محمد تو درحقیقت ہم اُسی صَلُّوْا کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں لیکن بنی اسرائیل نے جو اِذْھَبْ اَنْتَ وَرَبُّکَ کہا تھا کہ اے موسیٰ تو اور تیرا پروردگار جاکر لڑو انہوں نے اِس کہنے میں کسی حکم کی تعمیل نہ کی تھی بلکہ حکم عدولی کی تھی اسلیے ہم کو اور اُن کو ایک سا جاننا دوست و دشمن میں تمیز نہ کرنے پر مبنی ہے۔ اس تقریر سے یہ سوال بھی اُٹھ گیا کہ اسلامی فرقوں کا حق نہ تھا کہ خدا کو کہیں کہ تو درود بھیج کیونکہ جو کچھ ہم کہتے ہیں خدا کے حکم کی تعمیل ہے صَلُّوْا کے حکم کے معنے ہی یہ ہیں کہ ہم خدا سے التماس کریں اللھم صل علی محمد وسلم۔ آل اور اصحاب کو درود میں ساتھ ملانا گو قرآن مجید کا حکم نہیں مگر حدیث کا ہے اور قرآن سے مستنبط ہے غور سے دیکھو ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو حکم ہے کہ زکوٰۃ لانیوالوں پر درود پڑھو اُس کے الفاظ بھی یہی ہیں اللھم صل علی فلاں۔ (باقی آئندہ)

بوسۂ قبر

گذشتہ سے پیوستہ

آپ ایسے باہوش ہیں کہ اقوال متعارض نقل کیے جاتے ہیں جن سے یک دوسرے کی تکذیب ہوتی ہے وانتم لا تشعرون۔ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سے جو آپنے جواز بوسہ قبر نقل کیا ہے تو جبتک اُس کے راویوں کی تعدیل وتوثیق علی شرائط المحدثین نقل نہیں کرینگے پایۂ اعتبار سے ساقط ہے کیونکہ وہ ملفوظات خود مولانا کی تصنیف نہیں اور نہ وہ مشہور ومعروف ہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔ غیر مقلدوں کے امام جناب قاضی شوکانی صاحب ہیں کس خندہ پیشانی سے جواز کو نقل فرما کر اس پر سکوت کیا ہے، ہم نے اسکا مفصل جواب مضمون بوسہ قبر میں دیدیا ہے۔ مگر آپ باربار بلا رد جواب وہی مہمل کلام کہ سکوت رضا پر دلیل ہے بکے جاتے ہیں قاضی شوکانی کو مجوزین بوسہ قبر میں شمار کرنا صریح کذب بیانی یا بد فریبی ہے سنو! علامہ شوکانی در النضید میں فرماتے ہیں ولھذا اتفق العلماء علی ان من سلم علی النبی صلعم عند قبرہ انہ لا یتمسح بحجرہ ولا یقبلھا لانہ انما یکون لارکان بیت اللہ فلا یشبہ بیت المخلوق ببیت الخالق کل ھذا لتحقیق التوحید الذی ھو اصل الدین ورأسہ الخ اور اُسی کتاب میں دوسری جگہ فرماتے ہیں والتمسح بالجدار قبرہ واعوادہ والاستعانۃ بہ الی قولہ ھذا ھو الشرک بعینہ الخ اب آپ خندہ پیشانی اسکو تسلیم کرینگے یا نہیں کہ سکوت رضا پر دلیل نہیں ہے۔ اور علامہ شوکانی آپ کی تکذیب کررہی ہیں یا نہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ اکتیس علماء سلف وخلف کے نام ہائے گرامی تو سردست لکھے گئے ہیں، اسکا جواب ابھی گذر چکا ہے کہ انکو جواز بوسہ کے قائلین سے تصور کرنا آپ کے سردست کی خوبی وچالاکی ہے۔ آپ لکھتے ہیں دیکھیں واضح رہے کہ بوسہ قبر کے متعلق یہ تو میرا نہ دعویٰ تھا اور نہ ہے کہ بوسہ قبر علی الاطلاق وعلی العموم جائز ہے (؟) میں کہتا ہوں کہ آپکی تحریر کی روئداد عجب پریشان اور فریب دہ ہے آپنے ابتدا مضمون بوسہ قبر میں یہ لکھ مارا کہ یہاں مجھ اس جواب پر بحث کرنے سے یہ مقصود نہیں ہے کہ بوسہ قبر کوئی ضروری ومسنون ومستحب شئے ہے اور نہ میرا یہ دعویٰ ہے کہ بوسہ قبر مطلقاً جائز ہے) اور دلائل میں جسقدر مضمون آپ لائے ہیں وہ جواز بوسہ قبر کی دلیل ہیں جس سے آپ یک لطیف فریب کے پیرایہ میں مثبت جواز ہیں چنانچہ ابو ایوب انصاری کے فعل سے جواز کو آپنے استنباط کیا اور یہ بھی لکھتے ہو کہ علامہ عینی زین الدین عراقی سے تقبیل اماکن شریفہ وقبور صالحین وغیرہ کے جواز واستحباب کے متعلق طولانی بحث کی ہے الخ جسمیں بوسہ قبر کے مستحب ہونے کو لکھ مارا یہاں تک کہ حافظ ابن حجر کے سکوت کو رضا کی دلیل

ahmadimuslim.de

فقیر اکر جواز بوسہ قبر پر حجت سمجھا اور اس پر چہ ثانیہ میں جسکی تردید پیش نظر ہے لکھتے ہو اور ہم نے جا مہر بزرگان سلف کے خلاف بوسہ قبر کو بیان کیا ہے، اور آخری مضمون آپکا جہاں اپنے برادران احناف کو تنبیہ کرتے ہوئے یہ لکھتے ہو کہ ہماری حنفی بھائی تو اخیر فقہا وغیرہم سے اقوال عدم جواز بوسہ قبور پیش کر دیتے ہیں) یہ سب مضمون آپکا بلند آواز سے ندا کرتا ہے کہ تم مطلقاً جواز بوسہ کے قائل ہو اور درپردہ اس کے ... ہو۔ اب یا تو اپنے ان سب مضمون کا مطلب نہیں سمجھتے ہو یا جان کر جھوٹ بولتے ہو یا میری پرزور تحریر سے گھبرا کر اب سرے سے رفع خجالت کے لئے انکار کرتے ہو۔ مگر ناظرین منصفین آپکی اس تحریر کو ملاحظہ فرما کر آپ کی راست گوئی کا اندازہ کرلیتے ہونگے۔ آپ لکھتے ہیں جتنی عبارتیں و اقوال علماء و فقہا کے آپ نے عدم جواز میں پیش کئے ہیں کسی قول سے بوسہ کا شرک کفر و مشابہ شرک ہونا جیسا کہ وہابیوں کا زعم فاسد ہے ثابت و مذکور نہیں بلکہ مکروہ وغیرہ لکھا ہے) آپ اپنی کم سنی کیوجہ سے کوئی بات سمجھتے نہیں ہیں یا سمجھ کر بچوں کی طرح مکر جاتے ہو سنو! علامہ ابن قدامہ صاحب المغنی اور علامہ ابو محمد مقدسی و ابن الحاج مالکی کے اقوال سے بوسہ کا مشابہ شرک ہونا مفہوم ہوتا ہے صاحب درمختار اسکو صاف لفظوں میں فرماتے ہیں کہ لانہ یشبہ عبادۃ الوثن اور صاحب مجالس الابرار کے قول سے بھی مشابہ شرک ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اور علامہ ابو الوفا ابن عقیل کے قول سے اسکا شرک و کفر ہونا مفہوم ہے و علامہ خفاجی کی عبارت سے اسکا کفر ہونا مفہوم ہوتا ہے دیکھو مضمون بوسہ قبر۔ اب تو ہمارے مخاطب کے فہم فاسد میں اسکا مشابہ شرک و شرک و حرام ہونا آگیا ہوگا پس بدعتیوں کا قول باطل ہوا اور میرا مدعا ثابت ہوا والحمد للہ علیٰ ذالک حمداً کثیراً۔

آپ اپنی ضروری گذارش میں یہ گذارش کرتے ہیں کہ (جن جن کتب کی عبارتیں ہم نے پیش کی ہیں سب کا حوالہ مع تصریح جلد و مطبوعہ و غیر مطبوعہ و صفحہ وغیرہ لکھدیا ہے) اس میں بھی آپ اپنی غلط بیانی اور فریب دہی سے باز نہیں آئے۔ جمع الاسرار مولفہ شیخ عبد الغنی نابلسی کے صفحہ و مطبوعہ و غیر مطبوعہ کا نشان نہیں دیا اور ملفوظات مخدوم شرف الدین و فوائد الفواد نظام الدین اولیا و خزانہ جلالیہ مخدوم جہانیاں اور لطائف اشرفی اشرف جہانگیر سمنانی قدس اسرارہم کا نشان نہیں دیا صفحہ و مطبوعہ وغیرہ سب کہا ہے اور خزانۃ الروایات کے صفحہ و مطبوعہ وغیرہ کا نشان نہیں دیا اور معتقد کو بھی بے نشان چھوڑا باوجود اس کثرت متروکات الصفحہ و مطبوعہ وغیرہ کے تم کس منہ سے دعوے کرتے ہو کہ ہم نے سب کا حوالہ مع تصریح صفحہ وغیرہ لکھدیا

ہے ایسے سفید جھوٹ سے پرہیز نہیں کرتے ہو خرم شرم پھر اپنے خصم سے ایسی شکایت تمہاری بالکل نازیب ہے تمہارے خصم نے ضرور ہر جگہ پتہ و نشان کتاب کا بتلا دیا ہے صرف دو جگہ انہوں نے تمہاری وسعت نظر کے اندازہ کرنے کو نہیں بتلایا۔ ایک سنو: علامہ ابن قدامہ کا قول فتح المجید سے نقل کیا گیا ہے اور علامہ ابو محمد مقدسی کا قول اغاثۃ اللہفان سے منقول ہے اور لکھتے ہو ایسی صورت میں گمان ہو سکتا ہے اور یہ ممکن ہے کہ اس کے پیش کردہ کتابوں کے برای نام حوالہ محض فرضی و کذب و افترا ہوں اس لئے بہتیری بے سروپا باتیں ادہر ادہر کی لکھ ماری ہیں) افسوس صد افسوس کہ ہماری شاہ جی کذب و افترا و بلا ثبوت کہنے میں بھی پیر ہیں بلکہ پیران پیر ہیں سنو صاحب میری تحریر کی تو تم تصدیق کر چکے ہو چنانچہ تمہارا اقرار کہ ان حضرات سے کہ اکثر علما و محدثین الاکما مر سابقاً اسپر شاہد ہے پھر تمہارا بے سروپا کہنا اور ادہر ادہر کی لکھ مارنے کی نسبت کرنی خود اپنی تکذیب کرنی ہے۔ اگر ایسا ہی ظن و گمان کا باب مفتوح ہو تو پھر یہ سب تحریر و حوالجات تمہاری کیا اس امکان سے باہر ہیں؟ شرم کرو بلا وجہ کسی کی نسبت کذب و افترا کی نسبت کرنا یہ بھی کذب و افترا ہے۔ میری تحریر کی نسبت اگر کسی نقل کا بھی کذب ہونا ثابت کرو تو مبلغ ... آپکی نذر کرنے کو حاضر ہوں ورنہ اس افترا سے باز آؤ اور توبہ کرو۔ ہاں ہم تمہارے کذب ثابت کرنے کو طیار ہیں آپنے علامہ سمہودی کی طرف جو جواز بوسہ قبر کی نسبت کی ہے محض کذب ہے اور باوجود تنبیہ ہم تحریر ثانی میں باز نہیں آئے اور نہ کوئی ثبوت دیا اسی طرح علامہ عز بن جماعہ کی طرف نسبت جواز بوسہ قبر کی کذب ہے کما مر ذکرہ اور تم جو یہ لکھتے ہو کہ (مضمون نگار نے یہ سارے اقوال علما و عبارات کتب اسی کتاب سے نقل کئے ہیں) یہ تمہاری وسعت نظر پر کامل دلیل ہے جسکی صواعق الٰہیہ مشہور کتاب پر بھی نظر نہ ہو وہ بیچارہ وسعت نظر کی کیا لن ترانیاں کرتا ہے۔ باوجود دیکہ میں نے بعض عبارات کی نسبت حوالہ مائۃ مسائل کا بھی دیدیا ہے۔ مگر دروغ گو را حافظہ نباشد صاحبزادہ کے خیال سے گذر گیا میں نے مضمون کو ہیں اغاثۃ اللہفان اور مدخل و مجالس الابرار و صراط المستقیم وغیرہ وغیرہ کتابوں سے نقل کیا ہے تمہاری صادق و کاذب ہونیکا عمدہ میزان یہ ہے کہ جتنی عبارتیں ممانعت بوسہ میں منقول ہیں اگر صواعق الٰہیہ سے سب کا منقول ہونا ثابت کر دو تو بازی تمہارے ہاتھ ہے ورنہ وعید لعنت اللہ علی الکاذبین کو صفحہ دل پر نقش کرکے اس کذب و افترا سے باز آؤ۔ اور صواعق الٰہیہ کے نسبت تمہارا جو خیال خام و گمان فاسد ہے کہ وہ غیر معتبر ہے اور بہتیری جگہ محض غلط حوالہ دیا گیا ہے

قابل دید

بدور السافرہ کا اردو

یہ کتاب امام العلامہ علا سیوطی کی تصنیف قرآن کریم کے ... کتاب پلصراط ... میزان بلنشر اعمال کو ثابت کیا ہے ...

کتاب الروح کا

یہ کتاب ایک مصری دلچسپ و مقابل اسمیں روح انسانی قیمتی اور دلچسپ ... جمع کیا گیا ہے جو ... سے ہی حاصل ہونا ...

انوار قدسیہ

یہ کتاب امام المتقین شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فی زمانہ جبکہ مرشد کا ملنا دشوار ہے قلب کیواسطے اکسیر ... یہ کتاب ہر مسلمان کے پاس ...

داغ دل

خواہشمند کو اس کتاب ضروری ہے اسکی ... کے وہ ضروری نسخے بیوی کی ... ہو سکتے ہیں۔ قیمت

علم الدین شاہ ...

جبکہ ان کتابوں میں پتہ نہیں) سو یہ بھی تمہاری غلط گوئی ہے بلا ثبوت و بینہ قابل شنوائی نہیں اگر بڑے جوان مرد و شمشیر بہادر ہو تو اسکو ثابت کر دیجئے تاکہ آپ کے سارے دعاوی لاطائل و دلائل عاطل کے ساتھ ایجاث تھی جو ہبا ء منثورا ہو گئے فالحمد للہ علے اتمام الحجۃ علی اہل البدعۃ واحیاء السنۃ واماتۃ الفتنۃ -

الراقم العاجز ابو عبد اللہ مولا بخش خان بہاری عفا عنہ رب الباری مقیم جالندھر

کھگول کا جلسہ

مخدومنا مد ظلہٗ - یہ مختصر سی تحریر آپ کے اخبار ہدایت آثار میں تھوڑی سی جگہ کی درخواست کرتی ہے - امید کہ منظور فرما دینگے -

کھگول کا سالانہ جلسہ مظہر الاسلام عنقریب منعقد ہونیوالا ہے کیا عجب کہ یہ جلسہ مارچ میں ہو -

گذارش ضروری یہ ہے کہ جلسہ نے بفضلہ تعالیٰ اپنے پانچویں سال میں قدم رکھا ہے لیکن میری دانست میں ہنوز اس جلسہ سے کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلا سوائے اس کے کہ ہر سال علماء کرام کو تکلیف ہوتی رہی -

ہاں ایک بہت بڑا فائدہ یہ ضرور ہوا کہ آریہ جماشوں کی گیدڑ بھبکیاں ہو گیا ہے واسطے ہو جایا کرتی تھیں وہ موقوف ہو گئیں - اب آئیے دن کی خلش جو دل میں لگی رہتی تھی باقی نہ رہی - اس سے گونہ اطمینان ہو گیا بس اور کچھ نہیں -

ہم جہاں تک خیال کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اگر ممبران جلسہ کی یہی حالت رہی (خدا نہ کرے) جیسی کہ آج کل ہے - تو آئندہ خدا ہی حافظ ہے - سخت افسوس تو اس بات پر ہے کہ چھوٹے تو چھوٹے بڑے سبحان اللہ کا مضمون ہو رہا ہے - ممبروں میں کسی کو بھی جماعت کی پابندی کا مطلق خیال نہیں - انہیں کوئی حضرات باستثناء جمعہ کسی وقت کی نماز مسجد میں با جماعت ادا نہیں کرتے - خانہ خدا ایک دم ویران رہتا ہے - شاید ہی مغرب کے وقت ممبروں کی دو تین صورتیں نظر آتی ہیں - عشاء اور صبح کا نام بھولے سے نہیں لیتے - ظہر و عصر کی جماعت گاہ گاہ دو تین آدمیوں کی تعداد میں ہو جاتی ہے - البتہ اتوار کے دن گرجہ حاضری دیکر لوگ آجاتے ہیں وہ بھی صرف مغرب کے وقت -

باوجود یکہ انہیں چند ایسے حضرات بھی ہیں جو کہ پانچوں وقت کی نماز با جماعت ادا کر سکتے ہیں اور چند ایسے جنکو تین وقت مغرب عشا صبح میں کوئی عذر نہیں - منجملہ ان کے ایک وہ حضرت بھی ہیں جو مسجد کے بالکل متصل بلکہ مسجد کے گود میں رہتے ہیں ان کی صورت بھی کسی وقت مسجد میں دکھلائی نہیں دیتی - امام مسجد یہ بزرگوار بھی صرف ایک وقت مغرب کا مغرب تشریف لاتے ہیں اور وقتوں کی خیریت ان سے بالمشافہ دریافت کر لیجیئگا - راقم بھی انہی لوگوں کے خادموں میں ہے -

ناظرین اہلحدیث اس تحریر سے ہمارے ممبران جلسہ کو بے نمازی نہ خیال کریں گے بحمد اللہ سب پابند صوم وصلوٰۃ ہیں - علاوہ اس کے اور دینی امور میں انشاء اللہ بالکل چست خیال فرماویں کہ اس چار سال کے درمیان میں ان لوگوں نے ایسے معرکۃ الآرا کاموں کو اس مستعدی کے ساتھ کیا ہے کہ بایدو شاید - اور پھر بھی بدستور مستعد ہیں اور ان شاء اللہ تا حین حیات مستعد رہیں گے -

لیکن انہیں اگر شکایت ہے تو صرف پابندی جماعت کی وہ بھی انشاء اللہ ہو ہی جاتی ہے -

راقم یکے از خدام جلسہ کھگول ضلع پٹنہ

سوالات از شیعہ

حضرات شیعہ کا یا ان کے مورث اعلیٰ (ابن سبا) کا سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے عالی نسب اسد اللہ نے کونسا قصور کیا تھا کہ ان لوگوں نے اور ان کے ہمخیال گبرون نے آپ کو دنیا سے بھی زیادہ بے حیا بزدل کمینہ دیوث بنانے کی سعی کی حضرات شیعہ خود فرماویں یا شیعوں کے داماد مسٹر باقر یا میاں شیخ چلی یا میاں زرارہ یا لیث ابو بصیر کی دیوان ثمان کر فرمائیں کیا یہ خیال میں آسکتا ہے کہ شیر خدا جنکی رگوں میں خون ہاشمی جوش زن ہو جنکو ایک ڈانٹ پر تمام فوج تھراتی ہو جس سے حضرت جبرئیل خائف ہوں جن کے ایک مغز زندگی ایسی جرات ہو جسکو لکھنؤ کے شاعر مستند شیعہ نے یوں نغمہ سرائی کی ہو جسکا ایک ایک مصرعہ وحی آسمانی ہے پڑھنے کے وقت عجیب کی ایسی صدائیں بلند ہوتی ہیں کہ سننا مشکل ہوتا ہے ؎

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے + رن ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ہے

رستم کا بدن زیر کفن کانپ رہا ہے + ہر قصر سلاطین زمن کانپ رہا ہے

شمشیر بکف دیکھ کے حیدر کے پسر کو

جبریل لرزتے ہیں سمیٹے ہوئے پر کو

اور آگے بڑھکر فریق مقابل کی زبان سے ؎

اب جاؤ کہ بچنے کا کوئی طور نہیں ہے + عباس ہے عباس ہے کوئی اور نہیں ہے

ایسے شخص کی محترمہ بی بی بنت رسول اللہ کو اُس شیر خدا کے آگے ایک بزدلا منافق جو جنگ میں نہ ٹھیر سکتا ہو لات مار کر بے حرمت کرے (معاذ اللہ رو نگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں) اور شیر خدا بزدلی اور بے حیائی سے تاکتا رہے۔

اسپر سوال یہ ہے کہ کیا اس سے بڑھکر دیوثی۔ بے حیائی۔ بے غیرتی ہوسکتی ہے کیا اس دیوثی کی کبھی نظیر مل سکتی ہے۔ کیا امام وقت کو آیت وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ یاد نہ رہی تھی؟

کیا کسی ذی فہم کسی ذی عقل کے خیال میں یہ بات آسکتی ہے کہ ایسا واقعہ ہوا ہوگا صحیح حدیث میں وارد ہوا من قتل دون عرضہ فھو شھید جو شخص اپنی آبرو بچانے میں مارا گیا وہ شہید ہے۔ شیر خدا کو اس موقع پر شہادت قبول کرنی تھی اور جان جاتی تو جان دینا لازم تھا لیکن اپنا نام قیامت تک کے لئے اوّل الدیوثین کی فہرست کے سرنامہ سے کٹانا تھا۔

سوال دوم

جو شخص اپنی محترمہ بی بی سیدہ بنت رسول اللہ کے ساتھ ایک بزدلے بددین منافق کو ایسی بے حرمتی کرتے دیکھے اور سکوت اختیار کرے اور قوت رہتے ہوئے اپنی محترمہ بی بی کی حمایت بکری ان کو ظلم سے نہ بچائے تو وہ شخص مخلوق خدا کی حمایت کیا کریگا۔ اور مخلوق خدا سے ظلم کیونکر دفع کریگا۔ پس ایسا شخص خلافت کے لائق کیونکر ہوگا۔ حالانکہ خلیفہ کا یہی فرض ہے۔

سوال سوم

جو شخص باقوت ہو اور خلیفہ بلا فصل خدا کا بنایا ہوا افضل رسول کے ہو جسکی محترمہ بیٹی غصب ہوجائے غصب کرنیوالا بزدلا بے دین منافق ہو اور خلیفہ صاحب قوت رہتے ہوئے سکوت اختیار کریں اور آئندہ اماموں کے لئے اوّل فرج غصبناً فرما دینا فرما دیں وہ خلافت کے لائق کیونکر کہے جاسکتے ہیں کیونکہ خلیفہ کا کام یہی ہے کہ خدا کی مخلوق میں انصاف کریں۔

سوال چہارم

کیا جو شخص باوجود قوت کے دفع ظلم نہ کرے وہ ظالم نہیں ہے حالانکہ وہ دفع ظلم پر مامور من اللہ ہو اور اُس کی قوت رکھتا ہو۔

سوال پنجم

جو شخص خدا کا بنایا ہوا امام ہو مثل رسول کے اور اُس کو حق پھیلانے کی قوت ہو اُس کے پاس صحیح صحیح خدا کی کتاب ہو اور اُس کی اشاعت کی قوت رکھتا ہو ایسا شخص غلط دین شائع ہوتے دیکھے غلط قرآن شائع ہوتے دیکھے اور باوجود اس کے تقیہ اور سکوت سے کام لے وہ شخص منصب امامت کے لائق کیونکر ہوا کیونکہ امام کا کام تو یہی ہے کہ باوجود قوت کے حق پھیلانے میں اور ناحق کی اشاعت کے روکنے میں کوتاہی نہ کرے اور تقیہ کی آرام طلبی سے احتراز کرے۔

اگر کسی کے خیال میں آئے کہ شیر خدا خدا کے حکم کے تابع تھے جب حکم ہوا کہ سکوت کرو تقیہ اور صبر کرو اُس وقت صبر و تقیہ اور سکوت سے کام لیا اور جب حکم ہوا کہ جنگ کرو۔ اُس وقت قوت و شجاعت حیدری سے کام لیا۔ اسی وجہ سے بی بی کی بے حرمتی کے وقت بھی ایک بزدلے سے ہوئی سکوت کیا۔ بیٹی کے غصب کے وقت سکوت و صبر سے کام لیا غلط قرآن اور غلط دین شائع ہوتے دیکھکر تقیہ سے اور صبر سے کام لیا اور جب حکم ہوا امیر المؤمنین سے لڑ پڑے۔

تو جواب اس کا یہ ہے کہ کیا حضرات شیعہ کا خدا ایسا ہی ہے کہ مثل رسول کے امام تو بنا دے اور امام وقت میں قوت خدا داد اسقدر ہو کہ ساری دنیا میں اس کی نظیر نہ ہو باوجود قوت کے بے دینی پھیلتے دیکھے غلط کتاب شائع ہوتے دیکھے اور حکم دے صبر و تقیہ کا۔ بیٹی غصب ہوجائے۔ بی بی کی ایسی بے حرمتی ہوجائے جسکی نظیر دنیا میں نہ ہو اُس وقت بھی صبر و سکوت ہی کا حکم دے اور جب تمام دنیا میں بے دینی شائع ہوجائے غلط قرآن شائع ہوجائے اور اسقدر بیحد بے حرمتی ہو لیوے تو اُس وقت کہے امام صاحب اٹھو اب خونریزی کرو سبحان اللہ شاید شیعوں کے خدا کو بدا ہوا ہوگا اُس کو کیا معلوم کہ آئندہ کیا ہوگا۔

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بالخصوص سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر کے شان میں ایسے ایسے قصے ان کے غاصب ظالم بیدین بنانے کے لئے اگلے شیعوں کا تصنیف کرنا عجیب لطف دیتا ہے ان اگلے چلتے پرزوں کو کیا معلوم تھا کہ ان بیچارے نوجوان پڑھنے والوں پر کیا مشکل پڑیگی جنہوں نے متعدد پرچے اہل سنت بالخصوص اہلحدیث کی دل آزاری کے لئے نکال رکھے ہیں اور بجائے اتحاد اختلاف بجائے اصلاح افساد پھیلاتے ہیں۔

واضح ہو کہ اصلاح نمبر ۱۰ جلد ۱۰ میں میاں اڈیٹر صاحب نے لکھا ہے کہ ہمکو بڑا فخر ہے کہ حضرت محسن کا سقط ہوا اور حضرت فاطمہ کے پہلو میں پسلی ٹوٹ گئی میاں اڈیٹر صاحب مجھ کو فخر نہیں ہے۔ آپکی عقل پر رونا آتا ہے بریں عقل و دانش بباید گریست۔ اسی عقل پر آپ اہلحدیث کو بے عقل کہتے ہیں؟ ناظرین ! اشعار مرقومہ بالا اور شیر خدا کی شجاعت و قوت اور اُس واقعہ

ahmadimuslim.de

دونوں کا اندازہ کریں اور حضرات شیعہ کی عقل کی داد دیں۔ اصل بات یہ ہے کہ تعزیہ پرستی ضریح پرستی نے یَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ بنا دیا ہے ایران میں رہے تو آتش پرستی کی وہاں سے نکلے تو تعزیہ پرستی کی۔

اور میاں ایڈیٹر صاحب اسی نمبر میں لکھتے ہیں کہ خدا اور رسول کے ساتھ اس سے بڑھکر کیا گیا ہے خدا کو چھوڑ لوگوں نے بت پرستی کی اور خدا کچھ نہ کر سکا۔

ناظرین حضرات شیعہ کی عقل کا موازنہ کریں مطلب آپکا یہ ہے کہ حضرت علی بھی خدا تھے حضرت علی کے سکوت کو خدا کے سکوت پر قیاس کرنا چاہئے۔ افسوس یہ ہے کہ کیوں یہ لوگ مسلوب العقل ہو گئے۔ شیعو! تم اور میاں ایڈیٹر صاحب قرآن پر عقیدہ رکھتے ہو تو قوم ثمود۔ قوم عاد۔ قوم نوح۔ قوم لوط جنکی بھائی بندی آپکو ہے۔ قوم فرعون۔ قوم تبع کے خلاف ہونیکا حال پڑھو اور یہ آیت پڑھو لو یشاء اللہ [illegible] آتش لگا۔ اور آیت بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ کو ملاحظہ کیجئے اور آیت کریمہ وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُونِ مِنْ بَعْدِ نُوحٍ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا کو پڑھئے ان آیتوں میں آپکا شافی جواب ہے اللہ تعالیٰ نافرمانی کی سزا دنیا میں بھی دیتا ہے اصل سزا و جزا کی جگہ آخرت ہے۔ ان سب پیغمبروں کی تکذیب یا ان پر ظلم ہوا۔ انکی سزا دنیا میں دی گئی ہے۔ رسول اللہ صلعم کے دشمن جو مبارکہ شہید ہوئے یا دیگر بے حرمتی کی سزا خدا نے دیدی کوئی کافر ملک عرب میں نہ رہ سکا سب تباہ و برباد کر دئے گئے اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔ آپکی تعزیہ پرستی و بے حرمتی اہل بیت کی جزا و سزا بھی آخرت ہے۔ (باقی آئندہ)

عبدالسلام مبارکپوری از صادقپور پٹنہ

مبارکہ بیگم اور نواب

بدر اور الحکم جواب دیں

اہلحدیث اور مرقع قادیانی کے مواخذات سے تنگ زبردست ہیں اور مرزائی عمارت کو منہدم مسمار اور تہ و بالا کرنے میں ملتی

۲۴ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء کے قیامت خیز زلزلہ سے بڑھکر ہیں جسقدر مرزائی پارٹی کو اپنے مہدی اور کرشن۔ ابن اللہ اور بابو الٰہ اعلیحضرت مرزا صاحب کی پیشگوئیوں اور الہاموں پر ناز پیدا کرتا ہے۔ اہلحدیث اور مرقع اسی قدر آسانی سے ان سب کے پرخچے اڑا ڈالتے ہیں۔ اور انکی تہ تک پہونچکر ان دجاجلہ کے شرمناک اور کذب مجسم کا نا مولود کی قلعی کھولکر پبلک کی روشنی میں لے آتے ہیں جس سے کرشن بنتیوں کا بنا بنایا کھیل بگڑ جاتا

ہے۔ چنانچہ ناظرین کئی بار دیکھ چکے ہیں کہ مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی اسمٰعیل مرحوم علیگڈہی والے مرزائی مباہلہ کے متعلق مرزا جی کے جھوٹے۔ کاذب بلکہ اکذب الناس ہونیکا بین ثبوت دیا جا چکا ہے۔ ایسا ہی ڈاکٹر ڈوئی امریکن کے معاملے کے متعلق سب کی سب تحریرات چھانٹ کر مرزا جی کا جھوٹ اظہر من الشمس کیا گیا ہے۔ لیکھرام کے بارہ میں کرشن قادیانی کا صریح کذب دکھلایا گیا۔ اور اس کے نافرمان[52] مرید الحکم کی فریبانہ چالاکی جو اس نے جور و ستم کے ساتھ والے کا لفظ اضافہ کرنے کی شکست زبان کی گئی۔ ان مواخذات سے تنگ آکر اب مرزائی اخباروں نے اعلیحضرت[1] کرشن کی مفتریانہ پیشگوئیوں کو بلا حوالہ درج کرنا شروع کر دیا ہے۔ گویا ہمارے مواخذات سے بچاؤ کے لئے یہ روبہانہ چال نکالی ہے۔ مثال کے طور پر تازہ واقعہ سُنئے کہ ۱۰ فروری کو مرزا صاحب کی دختر نیک اختر مبارکہ بیگم کا نکاح محمد علی خاں رئیس مالیر کوٹلہ سے ہوا ۲۷ فروری کا بدر اس کے متعلق ایک پیشگوئی بلا حوالہ یوں بیان کرتا ہے کہتا ہے:۔

"یہ مبارکہ بیگم کے واسطے بہت سے الہام ہوئے تھے جو اخباروں میں شائع نہیں ہوئے۔ ان میں سے صرف سنہ ۱۹۰۱ء میں ایک الہام اس بارہ میں اخبار الحکم میں شائع ہوا تھا جبکہ مبارکہ بیگم کی عمر صرف چار برس کی تھی اور نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی صحیح و سالم ان کے گھر میں آباد تھی اور وہ الہام یہ ہے۔ **نواب۔ مبارکہ بیگم۔** یہ الہام دو الگ الگ فقروں میں ایک نواب دوسرا فقرہ مبارکہ بیگم۔ اس الہام میں دونوں فقروں کو ایک جگہ بالمقابل رکھکر یہ پیشگوئی کیگئی تھی کہ مبارکہ بیگم نوابی خاندان میں بیاہی جائیگی۔"

(بدر ۲۷ فروری سنہ ۱۹۰۸ء صفحہ ۶ کالم ۱)

پیچھے تو اڈیٹر بدر کا صریح جھوٹ دیکھو کہ مبارکہ بیگم کیواسطے بہت سے الہام ہوئے تھے جو اخباروں میں شائع نہیں ہوئے۔ دیکھو یہ بات تسلیم کے قابل ہے؟ کہ الہام تو مرزا جی کو ہوں اور وہ بھی بہت سے مگر مرزائی اخباروں میں درج نہوں تو وہ اخبار کاہے کیلئے رکھے ہیں؟ اور وہ اخبار والے جو اپنے خطبوں اور بعض میں اپنے آپ کو کرشن کی جوتیوں کا غلام بھی سمجھتے ہیں کس مرض کی دوا ہیں کہ حضرت اقدس کی قادیان میں بیٹھ جوتیاں [illegible] بیکار ہیں جائیں ایسے اخبار اور اخبار والے ہم تو یہ بات کسی طرح تسلیم نہیں کر سکتے کیونکہ [illegible]

۵۲ نافرمان مرید اس سے کردہ بعض مقالات کرشن جی کی حکم عدولی ہی کر لیا کرتا ہے چنانچہ ایک دفعہ بتایا گیا ہے اور باوجود مرزا کی [illegible] مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کا خط مرزا جی کے نام کا لے آیا۔ جس سے کہ باعث مرزا جی نہایت ناراض ہوئے [illegible] مرزائی سے دریافت ہو سکتا ہے (اہلحدیث)

[1] یہ الفاظ مرزا جی کے الہامات انت منی بمنزلة اولادی۔ انت منی وانا منک۔ انت من مائی وغیرہ سے نکلتے ہیں یعنی ہم نے زبردستی آپ نہیں لگائے بلکہ وہ خود ان القاب کو اپنے اوپر لیتے ہیں۔

ahmadimuslim.de

غریب فنڈ

کے گدھے جب بوجھ نہ اٹھائیں گے تو چارہ کہاں سے کھائیں گے ؟ جنبدار ریچھ قلندر کی ڈگڈگی پر نہ ناچیں گے تو آگے بھلا خیر کہاں ؟

اور سنئے ، کہتے ہیں کہ "صرف ایک الہام ۱۹۰۱ء میں الحکم میں شائع ہوا تھا" یہ بھی صریح کذب معلوم ہوتا ہے ۔ اگر کوئی الہام ہے اور وہ الحکم میں شائع بھی ہو چکا ہے جیسا کہ تم نے اس کے الفاظ نقل کئے ہیں کہ "مبارکہ بیگم نوابی خاندان میں بیاہی جائیگی" تو کیوں اس الحکم کا پورا حوالہ صفحہ مع تاریخ وغیرہ کے نہیں بتایا ؟ اسی سے تمہاری کذب ، فریب اور چالاکی کا پتہ لگتا ہے ۔

ہم دعوے سے کہتے ہیں اور ہمارا یہ دعوے اس صحیح تجربہ کی بنا پر ضرور صحیح ہوگا جو عموماً مرزا جی اور مرزائی اخبارات کے بات بات پر جھوٹ بولنے سے ہمیں حاصل ہو چکا ہے کہ ضرور ہی یہ الہام جھوٹا شائع کیا گیا ہے ۔ اگر بدر اپنے دعوے میں سچا ہے تو الحکم ۱۹۰۱ء کے مندرجہ بالا الہام والے پرچہ کا پورا پتہ بتلاوے اور اگر اسے نہ مل سکے تو اڈیٹر الحکم کو اپنی اس دینی کام میں اپنا ساتھ ملائے ۔ اور دونوں مل کر پورا حوالہ بتلادیں ۔ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ ۔ (نائب اڈیٹر)

میں اس ہفتہ مندرجہ ذیل اصحاب کا چندہ وصول ہوا

جناب قاضی محمد علی صاحب موضع مان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور (سائل) " " " ۸ /

جناب قاضی معین الدین صاحب خطیب چودہ باکم ضلع اکولہ ملک برار (سائل) ۸ /

بقایا سابقہ " " " " " | [illegible]

میزان " " " " " | [illegible]

ایک اخبار بنام قاضی محمد علی صاحب (سائل) جاری کیا گیا باقی ۷ /

دس روپے انعام

علاوہ سفر خرچ کے جو میرے لڑکے مسمی صادق علی کو جو پانچ یوم سے مفقود الخبر ہے میرے پاس لا دے گا دیا جاویگا ۔

حلیہ حسب ذیل ہے ۔ عمر قریباً ۱۲ سال ، رنگ گورا جسم لاغر ، سر میں بوجہ چوٹ ایک چھوٹا سا گڑھا ۔ اول مڈل تک تعلیم یافتہ ہے ۔

علی بخش مدرس میونسپل بورڈ سکول ڈھاب بستی رام امرتسر

مُسلمان

اخبار اہلحدیث میں اگرچہ ہر ایک مذہب کے متعلق مضامین لکھے جاتے ہیں تاہم بوجہ عدم گنجائش مخالفین اسلام (آریہ اور عیسائی وغیرہ) کی تحریرات کا کافی جواب نہیں دیا جا سکتا ۔ اس لئے ایک الگ رسالہ اس مضمون کا نکالا جائیگا جو خالص اسلام کی روشنی دکھلائے جس میں اسلامی فرقوں کے تنازعات نہ ہونگے ۔ بلکہ صرف مخالفین اسلام کی معقول اور مدلل تردید ہوا کریگی ۔ یہ رسالہ دفتر اہل حدیث سے ماہوار شائع ہوا کریگا ۔ اس کا نام مسلمان رکھا گیا ہے ۔ سر دست قیمت سالانہ مع محصول ڈاک ایک روپیہ ممالک غیر ہند سے عہ ۔ **ابو الوفاء**

مسلمان کے متعلق ہمارا ارادہ ہے کہ جہانتک ہو سکے بہت جلد جاری کیا جائے مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ باوجودیکہ یہ نوٹس چھپتے ہوئے کئی ہفتے ہو گئے ہیں تاہم ابھی تک اس قدر خریداروں کی درخواستیں وصول نہیں ہوئیں جو مسلمان کے اجراء کیلئے کافی ہوں ۔ بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اہلحدیث کے خریداروں میں ایسے بہت کم لوگ ہیں جن کو مخالفین اسلام سے پالا پڑتا ہو ۔ یا اُن کی تحریرات جو اسلام اور اہل اسلام کیلئے زہر ہلاہل سے کسی طرح کم نہیں ۔ دیکھنے کا اتفاق ہوتا ہو ۔ جن مسلمانوں کو عیسائیوں کی تبلیغی اور آریوں کی اندرونی آریہ مسافر دیکھنے کا موقع ملا ہوگا وہ اُن کے برے اثر سے بخوبی واقف ہونگے ۔ اور اس بات کی ضرورت واقعی طور پر محسوس کرینگے کہ اسلام کی طرف سے بھی ایسے مجاہد اور غازی اسلام رسالے جاری ہونے نہایت ضروری ہیں جو ایسی زہریلی اور سم قاتل تحریروں کے مقابلے میں تریاق کا کام دے سکیں چنانچہ مسلمان کی اجراء کی خبر چھپتے ہی کئی ایک احباب نے جو اسکی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں بڑی خوشی اور کشادہ پیشانی سے اسکو لبیک کہا ۔ اگر اسی قدر اس کے قدردان اور پیدا ہو جائیں تو یقین ہے کہ مسلمان فی الفور جاری کر دیا جائیگا ۔ ادھر سے کوئی دیر نہیں ارادہ مستقل ہو چکا ہے ۔ قدردانوں کی تعداد کم از کم اتنی ہونی چاہئے کہ رسالہ اپنا خرچ آپ نکال سکے ایسا نہ ہو کہ بعد میں ایسے وسیع میدان میں ناقدر دانی کی سردی کے باعث منزل مقصود سے پیچھے رہ کر راستے ہی میں ڈیرے ڈالنے پڑیں ۔ لہذا درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں تاکہ جلد بجلد مسلمان شائع ہو جائے ۔ المنتظر خاکسار مینجر

الاعتذار

چونکہ مولانا ابو الوفاء صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب جالندہری سے مباحثہ کے لئے بمقام زیرہ ضلع فیروزپور تشریف لے گئے ہوئے ہیں لہذا نوٹ نہیں لکھے گئے ۔ (خاکسار نائب اڈیٹر)

الہامات مرزا ۔ قادیانی مسیح کی بڑی بڑی پیشگوئیوں کی تردید قیمت ۵ / ۔ پتہ ۔ اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

نواب صاحب بہاولپور مرحوم کی والدہ محترمہ نے دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے لئے پچاس ہزار روپیہ چندہ دیا ہے۔ ہم ندوہ کو اس کامیابی پر مبارکباد و بشارت پہنچاتے ہیں

حضور وائسرائے ۶ مارچ کو موٹر کار پر بیٹھکر بارکپور کو تشریف لیجا رہے تھے کہ راستہ میں ایک گاؤں سے اون پر پتھر پھینکے گئے۔ واپسی پر بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔ ایک [illegible] ہے لوکل [illegible] کی [illegible] گیا ہے۔ حکمہ [illegible] تحقیقات میں مصروف ہے۔

[illegible] ۲۰۸۸۹۱۸ تک پہنچ گئی ہے۔ اس میں پانچ لاکھ کے قریب صرف صوبجات متحدہ میں ہیں۔

جسٹس ڈرائیو کی غفلت سے گذشتہ ماہ اکتوبر میں لاہور کے متصل کوٹ لکھپت کے سٹیشن پر حادثہ ہوا تھا اُسے عدالت سے [illegible] ماہ قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔

[illegible] کام کرین۔ ندرتا ۳ ہزار مکہ معظمہ کی طرف اور ۲ ہزار رابغ کی جانب۔ اون کی مدد کو ۱۸۰ ترکی سپاہی آئے ہیں۔

جنوری کے دوسرے ہفتہ میں ایک جہاز تیرا اندسے اور دوسرا ازمیر سے یلی وکیری سے لدا ہوا رابغ اور جدہ کو روانہ ہوا۔ اور ۱ جنوری کو دو جہاز عرب کی بیڑیوں سے لدے ہوئے رابغ اور جدہ کی جانب ملک تعلیم سے آ رہے تھے۔ بحکم سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ یکم فروری تک ۲۰ ہزار ترکی سپاہی جدہ میں۔ ۵ ہزار مکہ مکرمہ میں۔ ۱۰ ہزار رابغ میں۔ ۳ ہزار شرفا میں اور ۱۰ ہزار مدینہ منورہ میں سٹی کا کام کرنے کو موجود ہونگے۔ مدینہ منورہ کے اولو العزم شہریوں میں سے ۲ ہزار پہلوان اس مبارک جہاد میں حصہ لینگے۔ یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء تک یہ پاک ریلوے ختم ہو جائیگی۔

بمبئی کے حاجی سیٹھ صاحب نے وعدہ فرمایا تھا کہ میں اپنے خرچ سے جدہ سے لیکر مکہ معظمہ تک ریلوے بناؤ نگا اب اس نیک مسلمان نے سفیر عثمانیہ سے بمبئی میں ملاقات کی ہے۔ خداوندکریم سب مسلمان بھائیون کو توفیق دے کہ اس ثواب کے کام میں حصہ لین۔

روسی جنرل سٹوسل کی سزائے موت دس سال قید میں تبدیل کی گئی۔

بلوچستان کے مقام شرینغ میں ۲ مارچ کی رات کو ۹ بجے سے صبح کے پانچ بجے تک زلزلہ کے ۱۳ جھٹکے محسوس ہوئے۔ بازار میں کئی مکان گر گئے۔ ریلوے سٹیشن کے مکانات کو صدمہ پہونچا۔ اس زلزلہ کا صدمہ مقامات درگی اور خوست میں بھی محسوس ہوا

کنیڈا کے شہر وانکور میں ۱۵ ہندو گرفتار کرلئے گئے۔ کینیڈا انگریزی علاقوں میں سے گروہ بھی ہندوستانیوں کی کثرت درآمد سے ٹرانسوال کی طرح نالاں ہے۔ ہندوستانیوں کو اب ایشیائی ملکوں میں قسمت آزمائی کرنی چاہیئے۔

قیصر کابل کا خیال ہے کہ [illegible] سے واردخیبر ہوگا۔

مسٹر کرجان ڈی راک فیلر جس کی بے شمار دولت کا اندازہ دس کروڑ پونڈ یعنی ایک ارب پچاس کروڑ روپیہ کیا جاتا ہے [illegible] آخر اوس نے اپنی حیرت انگیز قابلیت اور محنت سے اس قدر دولت کمائی کہ بلحاظ تمول روئے زمین کا کوئی بادشاہ اوس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس نے یہ نام دولت و ثروت تجارت کی بدولت پیدا کی۔

پشاور میں ۱۰ مارچ کو ۸ بجے شام کے ۱۵۰ آفریدیوں نے بازار کی سیر کرتے ہوئے ایک بنیا سے نیتیوں اور سانچ کاسوں کی عدالت کو شروع کردی۔ فوراً پولیس اسپانسی نے ساٹھ نوجوان آفریدیوں کو گرفتار کر کے حوالات میں بند کر دیا۔ اس کشمکش میں ایک آفریدی گولی لگنے سے مارا گیا۔ اون آفریدیوں نے [illegible] کی شرائط معلوم کرنے صاحبزادہ عبد القیوم خان بہادر اسسٹنٹ پولیٹیکل آفیسر درہ خیبر کے مکان پر آئے تھے۔ اونھوں نے کل آٹھ ہزار روپیہ لوٹے تھے۔

متھرا نالکا ریلوے پر بہرتپور میں ایک عورت اور اوس کے دو بچوں نے ہو کر سکے آگے جان دیدی۔

کلکتہ کے عیسائی سکولوں اور کالجوں کے افسر لیپٹنٹ گورنر بنگال [illegible] کرتے ہیں کہ فیس میں بھی غیر معمولی طور پر اضافہ کر دیا ہے۔

للہ پنڈیداس کے والد لالہ [illegible] جس نے جتکراوارنٹ گرفتاری ہوا تھا [illegible] سے مفقود الخبر تھے۔ ۱۰ مارچ کو اپنے تئیں خود بخود ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی کورٹ میں حاضر کر دیا۔

۱۰ مارچ کی شام کو بلب سٹرک میانمیر ایک کوٹھی اور کچھ دو کانوں پر ایک بم [illegible] پڑا سنا گیا ہے کہ تقریباً پندرہ ہزار روپیہ کا نقصان ہوا [illegible] پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

صاحب وزیر ہند نے سرکاری سال ۱۹۰۸-۰۹ء کے اندر تعمیر ریلوے کے [illegible] کروڑ روپیہ منظور کیا ہے۔

یاد و منت جگر [illegible]

[illegible]

ahmadmuslim.de

جلد اول سورہ فاتحہ و بقرہ قیمت ۶/
جلد دوم " آل عمران و نساء " ۶/
" سوم " مائدہ - انعام - اعراف " ۶/
" چہارم " نحل ۱۳ پارہ تک " ۶/
" پنجم " فرقان تک " ۶/ عیم ۸/

پانچوں جلدیں یک لخت ایک ساتھ خریدنے پر علاوہ محصول ڈاک مبلغ ۲۸ ...

فتوحات اہلحدیث

چیف کورٹ - ہائی کورٹ پنجاب - اودھ بنگال اور انگلستان کے فیصلجات اہلحدیثوں کی تائید میں قیمت ۴/

دلیل الفرقان

بجواب اہل القرآن - مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب قیمت ۲/

حق پرکاش

آریوں کے گرو اور سماج کے بانی سوامی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراض کئے ہیں ان کا مفصل اور مکمل جواب قیمت ۸/

ترک اسلام

مباحثہ دہرمپال نو آریہ کے لکچر ترک اسلام کا معقول و مفصل جواب قیمت ۶/

تغلیب الاسلام مکمل ہر چہار جلد

بجواب تہذیب الاسلام دہرمپال آریہ نہایت سہل اور دلچسپ ہے۔
جلد اول قیمت ۵/ جلد دوم قیمت ۵/
" سوم " ۵/ " چہارم " ۵/
چاروں جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے علاوہ محصول ...

مباحثہ دیوریا

دیوریا ضلع گورکھپور کا مباحثہ مشہور و معروف جو ماہ ... میں آریہ سماج اور مسلمانوں کے ہوا تھا۔ اسلام والوں نے اس مباحثہ میں آریوں کے چھکے چھڑا دئے تھے۔ قیمت ۴/

مناظرہ نگینہ

یہ مناظرہ ۱۰ جون ۱۹۰۸ء میں بمقام نگینہ ضلع بجنور مسلمانوں اور آریوں میں ہوا تھا۔ اس مناظرہ کے اثر سے کئی ہندو آریہ مشرف باسلام ہوگئے۔ قیمت ۶/

مرقع دیانندی

اس کتاب میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ سوامی دیانند کا قول کچھ اور تھا اور فعل کچھ اور۔ قیمت ۳/

المشتہر منیجر اہل حدیث امرتسر ... سفید۔

مومیائی

کے مفصل اوصاف تو کتب میں ... مقوی ...

وضعف، کمزوری بدن و سینہ کے مرض ... ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل فرماتے ہیں

یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے۔ (ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ...)

قیمت اعلیٰ ... اوصاف ... فی چھٹانک ... آدھ پاؤ ... محصول ڈاک ...

بتی ست

بچوں کی غلط کاریوں کا مکمل علاج اور مجرب نسخہ ہے۔ ان کا ... صاحب منگوا کر استعمال کریں ... محصول ڈاک وغیرہ

قبض کشا

ایک گولی کھا لینے سے قبض دور ... قیمت فی شیشی ... گولیاں ... محصول ...

المشتہر منیجر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ ... امرتسر

فہرست کتب فروختنی موجودہ مطبع اہل حدیث امرتسر

تفسیر ثنائی اردو

اس تفسیر کی پوری کیفیت تو دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآن مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں۔ ایسے کہ با ہزہ فائدہ۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست عقلی و نقلی دلائل سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا گیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ ساری تفسیر سات جلدوں میں ہے جن سے پانچ جلدیں سر دست تیار ہیں اور چھٹی زیر طبع ہے۔

[illegible]

چھاپا گیا حسب الحکم مولوی ابو الوفا ثناء اللہ ...